بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۰ ۔ ۵ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش ۔ ۲۲ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ ۔ ۵ ماہ اگست ۱۹۴۲ء ۔ نمبر ۱۸۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک اسہال اور حرارت کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛؛

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سر اور پیٹ میں درد کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے ؛؛

چونکہ مقامی سکول موسمی تعطیلات کے لئے عنقریب بند ہونے والے ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کل جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے تقریر کی جس میں بچوں کو اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی تلقین کی۔

آج صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بی اے آکسن صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے نظام کا احترام اور نوجوان کے موضوع پر ۴۵ منٹ تقریر فرمائی ؛؛

روزنامہ الفضل قادیان ۲۲ ماہ رجب ۱۳۶۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی بربادی کا خطرہ

کانگرس کی مجلس عاملہ نے گاندھی جی کی قرارداد اگر اس کے نتائج وعواقب سے آنکھیں بند کر کے پاس کر دی تھی۔ تو اب جبکہ ہندوستان کے ہر گوشہ سے اور ہر طبقہ کی طرف سے اس کے خلاف آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ اور بحالاتِ موجودہ اس پر عمل کرنا ہندوستان کے لئے تباہ کن قرار دیا جا رہا ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ اس قرارداد کو عمل میں لانے کا ارادہ ترک کر دیا جاتا۔ لیکن جُوں جُوں گاندھی جی کے اس عزم و ارادہ کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔ وُہ اسے عمل میں لانے پر زیادہ اصرار کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے پروگرام کا دُھندلا سا نقشہ شائع بھی ہو گیا ہے۔ چنانچہ اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی نے اس تحریک کا جو ڈھانچہ تیار کر رکھا ہے۔ اس کے مطابق سارے ہندوستان میں ستیہ آگرہ کیا جائے گا۔ ٹیکس۔ اور مالیہ ادا نہ کرنے کی تلقین کی جائے گی۔ علاوہ ازیں سکولوں۔ کالجوں۔ عدالتوں۔ سرکاری وغیر سرکاری ملازمتوں اور سرکاری ٹھیکوں وغیرہ سے لوگوں کو الگ ہو جانے کے لئے کہا جائے گا اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ کی تدابیر کو ناکام بنانے کے لئے ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا

زمانۂ امن میں اس قسم کی تحریکوں کے جو نتائج نکل چکے ہیں۔ اور ان کی بناء پر گاندھی جی کو جو جو رنگ اختیار کرتے پڑے ہیں۔ وُہ ہر شخص جانتا ہے۔ پھر زمانہ جنگ کا جب کہ دُشمن کی طرف سے خطرات نے لوگوں کو بے حد پریشان کر رکھا ہے۔ ہندوستان کے لاکھوں انسانوں کے میدانِ جنگ میں چلے جانے کی وجہ سے ان کے کروڑوں رشتہ داروں کی آنکھیں ہر وقت ان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور وُہ دن رات ان کی سلامتی کی دُعائیں کر رہے ہیں۔ پھر ضروریاتِ زندگی کی گرانی۔ اور نایابی نے لوگوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ کیوں اس کے خطرات سے آنکھیں بند کی جا رہی ہیں۔ معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی جانتا ہے۔ کہ ان حالات میں ستیہ گرہ کی تحریک کو جاری کرنا اور لوگوں سے یہ کہنا۔ کہ وُہ کاروبار چھوڑ کر حکومت کے رستہ میں روڑے اٹکانے۔ اور اس کے انتظام کو درہم برہم کرنے میں لگ جائیں۔ ایسا خوفناک فعل ہے۔ کہ اس کے نتائج کا خیال بھی سخت بے چین کر دینے والا ہے۔ لیکن افسوس کہ عدم تشدد کے مُوجِد اور آہنسا کے پرچارک گاندھی جی اور ان کے ساتھیوں کو اس کا کچھ بھی احساس نہیں۔ بلکہ وُہ اس موقعہ پر بھی یہی کہہ رہے ہیں۔ کہ" یہ تحریک مکمل طور پر عدم تشدد پر مبنی ہوگی" ہندوستان کی مکمل تباہی و بربادی کے سامان کئے جا رہے ہیں مگر دعوےٰ یہی ہے۔ کہ یہ سب کچھ عدم تشدد پر مبنی ہوگا ؛؛

ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک گاندھی جی کی۔ اس تحریک کے خلاف جو شور برپا ہے۔ اور جس کے متعلق خود کانگرسی اخبارات کو اعتراف ہے۔ کہ "چاروں اطراف سے لیکچرار اور سرمن دینے والے نکل آئے ہیں۔ جو کانگرس سے کہہ رہے ہیں کہ ایسا مطالبہ نہ کرو۔ اس سے ہندوستان میں انارکی پھیل جائے گی" (ملاپ یکم اگست) اس کی تو ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں اور نہ اس کی کوئی حقیقت سمجھتے ہیں۔ البتہ بیرونِ ہند میں جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے اپنے ایک تازہ بیان میں یہ کہا ہے۔ کہ:-

" برطانیہ اور امریکہ میں ناراضگی کا جو طوفان اُمڈا ہوا ہے۔ اور خفیہ طور پر اور کھلے بندوں جو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ ان سے کانگرس کو اپنے فیصلہ سے باز نہیں رکھا جا سکے گا"

اور کھلے الفاظ میں یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ "ممکن ہے۔ اس سے لوگ کچھ وقت کے لئے نرم ہو جائیں۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ کہ بغاوت کی جو آگ ایک بار روشن ہو جائے اسے بجھایا جا سکے"

گویا گاندھی جی کی یہ تحریک موجُودہ حکومت کے خلاف کھُلی بغاوت ہے۔ اور بغاوت کے ساتھ جو نتائج وابستہ ہیں۔ وُہ صرف مونہہ سے یہ کہنے سے رُک نہیں سکیں گے۔ کہ یہ بغاوت عدم تشدد پر مبنی ہے چونکہ بغاوت کو نہ کوئی حکومت برداشت کر سکتی ہے۔ اور نہ امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والی رعایا۔ اس لئے گاندھی جی کی تحریک کی جہاں تمام ہندوستان کے دُور اندیش۔ اور عاقبت بین انسان مذمت کر رہے ہیں۔ اور عوام کو اس سے دُور رہنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ وہاں حکومت بھی ضروری انتظامات کر رہی ہے۔ وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں اعلان کر دیا ہے کہ" حکومتِ برطانیہ ان تمام لوگوں کو جو کانگرس ورکنگ کمیٹی کی پالسی کے مجوز ہیں سنجیدگی سے متنبہ کر دینا چاہتی ہے کہ حکومت ہند صورتِ حالات سے عہدہ برآ ہونے کے متعلق اپنے فرض کی بجا آوری سے سرمو پہلو تہی نہ کرے گی"

اس موقعہ پر گورنمنٹ ہند کیا طریق عمل اختیار کریگی۔ اس کے متعلق وثوق کے ساتھ فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ گو اخبارات میں یہ شائع ہو رہا ہے۔ کہ حکومتِ ہند نے کانگرس کی تحریک کو دبانے کے لئے پوری تیاریاں کر لی ہیں۔ پہلا ہی قدم اٹھانے پر کانگرس کو خلافِ قانون قرار دے دیا جائے گا۔ اور سب کانگرسی لیڈروں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ مگر اس میں کیا شبہ ہے کہ حکومت ہر وُہ تدبیر اختیار کریگی جو بغاوت کو دبانے کے لئے ضروری ہوگی۔ اب غور کیا جائے۔ کہ اگر یہ کشمکش شروع ہو گئی۔ کانگرس نے گاندھی جی کی ہدایات کے ماتحت ملک میں بغاوت کی آگ بھڑکانے کی کوشش کی۔ تو اس سے نظامِ ملکی میں کس قدر گڑبڑ اور بد امنی پھیل جائے گی۔ اور جب حکومت اس کے انسداد کی طرف متوجہ ہو گی۔ تو اس تصادم کا نتیجہ کسی رنگ میں بھی خوش کن نہیں ہوگا ؛؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

افسوس ہندوستان کے لئے ایسا خوفناک اور تباہ کن وقت گاندھی جی کی مہربانی سے قریب سے قریب تر آتا جا رہا ہے۔ ادھر بیرونی خطرات بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ہندوستان کے لئے خدا تعالےٰ کے نزدیک یہی مقدر ہے۔ کہ اس کی تباہی و بربادی کے سامان خود وہی لوگ فراہم کریں۔ جو اپنے آپ کو ہندوستان کے سب سے بڑے خیرخواہ اور ہمدرد سمجھتے ہیں۔ تو پھر اس تقدیر کو کون روک سکتا ہے۔ مگر وہ بھی یاد رکھیں۔ انہیں دور کھڑے ہو کر اہل ہند کی تباہی و بربادی کا تماشہ دیکھنے کا موقعہ نہیں مل سکے گا۔ بلکہ تباہی کا ریلا سب سے پہلے ان پر سے گزرے گا ۞

جماعت احمدیہ کو اس موقعہ پر بھی ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو موجودہ خطرناک حالات کے متعلق حضور فرما چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں حضور کی وہ تجاویز بھی ہیں۔ جو خود حفاظتی کے متعلق حضور بیان فرما چکے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اندرونی اور بیرونی خطرات بے حد ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کو گھبراہٹ یا کسی قسم کا خوف قطعاً اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہیئے۔ اور یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ آفات اور بلاؤں کی یہ کالی گھٹائیں احمدیت کے منور چہرہ کو قطعاً چھپا نہیں سکیں گی۔ بلکہ خدا تعالےٰ اُسے اور زیادہ روشن کر کے دنیا کو دکھا دے گا۔ اور سعید الفطرت لوگوں کو اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کریگا۔ اس کے لئے ہمیں جو بھی قربانی کرنی پڑے اس کے لئے بخوشی تیار رہنا چاہیئے۔ اور اپنے قلب پر یہ بات نقش کر لینی چاہیئے۔ کہ ہر قسم کے خطرات میں سے گزرتے ہوئے اگر دنیا میں احمدیت اور اسلام کا غلبہ دیکھنے کے لئے زندہ رہے۔ تو غازی۔ اور اگر فوت ہو گئے۔ تو شہید بنیں گے۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے ۞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیادار لوگوں کا انجام نہایت عبرتناک ہوتا ہے

"دنیادار اور دُنیا طلبی کی فطرت کے لوگ اکثر دنیوی آراموں اور مالوں کے سہارے سے خوش رہتے ہیں۔ اور بوجہ اس کے کہ ان کو خدا تعالےٰ سے کوئی سچا تعلق نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی روحانی خوشی سے ان کو حصہ ہوتا ہے۔ لہذا جب کبھی دنیوی صدمہ ان پر گزرتا ہے۔ تو وہ ان کی جان بھی ساتھ ہی لے جاتا ہے۔ اور وہ لوگ باوجود بہت سی انانیت اور خود پسندی اور دنیوی جاہ و عزت کے دل کے سخت کمزور اور بودے ہوتے ہیں۔ اور وہ کمزوری کامیابی اور حکومت اور دولت کے وقت میں تکبر اور بیجا شیخی کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ درحقیقت تکبر اور بے جا شیخی بھی دل کی کمزوری کی وجہ سے ظہور میں آتی ہے۔ جس کی وجہ سے پاکیزہ اخلاق اور قوت علم اور ایمانی تواضع دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ اور جن دلوں کو روحانی طاقت عطا کی گئی ہے۔ وہ نہ تکبر کرتے ہیں۔ اور نہ بیجا شیخی دکھلاتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا سے ایک ابدی نور پاکر دنیا اور دنیا کے جاہ و جلال کو نہایت حقیر خیال کر لیتے ہیں۔ اس لئے دُنیا کے مراتب ان کو متکبر نہیں بنا سکتے۔ ایسا ہی دنیاداروں کی کمزوری بوقت نامرادی اور ناکامی اور نیز سخت صدمہ اور ہجوم غموم کے وقت میں نہایت بزدلی اور بے دلی کے آثار ان میں ظاہر کرتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض ان میں سے صدمات عظیمہ کے برداشت نہ کرنے کی وجہ سے پاگل اور دیوانہ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کو دیکھا گیا ہے۔ کہ کئی اور قسم کے دماغی اور دلی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور غشی یا مرگی یا اسی کے مشابہ اور امراض خبیثہ ان کے دامنگیر ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اس امتحان میں بہت ہی کمزور نکلتے ہیں۔ اور کسی شدید غم کے حملہ کے وقت یا تو اپنے ہاتھ سے خودکشی کر لیتے ہیں اور یا خود وہ فوق العادت غم دل پر اثر کر کے ان کو یک دفعہ اس ناپائدار دنیا سے دوسرے عالم کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ اور اس چند روزہ زندگی کا تمام تانا بانا جس کو انہوں نے بڑی مراد سمجھ رکھا تھا ایک دم میں توڑ کر تمام کاروبار ان کا خواب و خیال کی طرح کر دیتا ہے۔"

(تریاق القلوب طبع اول حاشیہ صفحہ ۱۴۹)

جناب مرزا عبدالغنی صاحب معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ کا تبادلہ

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے معاون مرزا عبدالغنی صاحب پانچ سال کی خدمات کے بعد دفتر محاسب میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ حامد حسین خانصاحب پنشنر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں آئیں گے۔ آج نظارت ہذا کے کارکنوں کی طرف سے مرزا صاحب کے اعزاز میں پنج کے طور پر ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے علاوہ ناظر صاحب اعلےٰ محاسب صاحب اور حامد حسین خان صاحب بھی شریک تھے۔

چائے نوشی کے بعد جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مرزا صاحب کے کام اور اخلاق کے متعلق مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں یہ وضاحت بھی فرمادی کہ نظارت کے کارکنوں کی طرف سے پارٹی دینے کی تجویز میرے سامنے پیش کی گئی تھی۔ پبلک اور رسمی پارٹیوں کی تائید تو میں نہیں کر سکتا۔ مگر کارکنان کے جذبات آپس میں اگر پنج کے طور پر ظاہر کئے جائیں۔ جس کا عام پبلک اثر مقصود نہ ہو۔ تو ایسے اظہار جذبات کو میں روک بھی نہیں سکتا۔ اسی لئے یہ پارٹی صرف کارکنان صیغہ پر مشتمل ہے۔ محاسب صاحب کو اس لئے دعوت دی گئی ہے۔ کہ ان کے صیغہ میں مرزا عبدالغنی صاحب گئے ہیں اور ناظر صاحب اعلیٰ کو اس لئے کہ سب ناظر صاحبان کے وہ قائمقام ہوں پس یہ پارٹی محض پنج کے طور پر اظہار جذبات و دعا کے لئے کی گئی ہے

جناب ناظر صاحب کے بعد مرزا موصوف نے مناسب الفاظ میں جواب دیا۔ اور شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی ۞

جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں کا جلسہ

جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۶-۸-۴۲ بروز جمعرات بوقت ۹ بجے صبح سے شروع ہو کر ۶ بجے شام تک رہے گا ملحقہ جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ شمولیت فرما کر جلسہ کو رونق ...

بقیہ صفحہ ۷

اور اسلام کو عیسائیت کی گرفت سے نجات دی۔ اگرچہ اس وقت کل علماء الا ماشاء اللہ اس حقیقت عالیہ کے انکشاف و اعلان کی وجہ سے آپ کے مکفر ہو گئے تھے۔ مگر آج وہ دن ہے۔ کہ آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانوں کا سب سے بڑا مزعومہ علمی مرکز اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا ہے فالحمد للہ

حضرت مسیح پاک نے کیا ہی سچ فرمایا ہے ؎

لو ائے ما پناہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے مختلف امور پر مشتمل ۹۴ خطوط اپنے ہاتھ سے لکھ کر بیرونجات میں ارسال کئے۔ ان میں سے ایک خط تو ایک رسالہ کا ہی قائم مقام تھا کیونکہ اس میں ایک طالب حق غیر احمدی از حمص سوریا کے چھ سوالات کے جوابات تحریر کر کے ارسال کئے گئے تھے۔

چندہ تحریک جدید

۲۷ پاؤنڈ یعنی پانچ سو روپیہ چندہ تحریک جدید وصول کر کے مرکز کو ارسال کیا گیا۔ یہ رقم گویا موعودہ رقم کا نصف ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ یہاں احمدی احباب کے اخلاص میں اور زیادہ برکت ڈالے۔ اور انہیں بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے

نو مبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالےٰ نے دو نوجوان احباب (۱) السید احمد عبدہ المزوری عکا اور (۲) السید وجیہ حسن قطایہ نابلس کو بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت عطا فرمائے اور احمدیت کے نور سے منور رکھے۔ وینتشر سلسلۃ فی ھذہ الدیار عاجلاً وما ذالک علیہ بعزیز واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والسلام علیکم ورحمۃ [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ شیخ محمد نصیب صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۴۱)

ابتدائی زمانہ کا ذکر ہے۔ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کلرک تھا۔ ایک دن قادیان کے سکھ میاں احمد نور صاحب کابلی کے مکان پر بلوہ کرکے آگئے۔ لچھی رام نامی ایک ہندو جو اب تک زندہ ہے۔ باقی غالباً سب مر چکے ہیں۔ یہ حملہ آور ہوا۔ میں بھی شور سن کر گیا۔ اس نے میرے کندھے پر بھی ایک لاٹھی رسید کی۔ حملہ آوروں کو خیال ہوا۔ کہ ہمارے خلاف یہ لوگ دعوے کریں گے۔ مگر ہم تو حسبِ عادت مار کھا کر چپ رہے۔ لیکن سکھوں نے پیش بندی کے طور پر حضرت مولوی نورالدین صاحب رض۔ مولوی محمد علی صاحب اور خاکسار کے خلاف فوجداری مقدمہ دائر کر دیا۔ جب ہمیں علم ہوا۔ تو ہماری طرف سے بھی فوجداری دعوے کیا گیا۔ یہ مقدمہ بعدالت خان عبدالغفور خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گور داسپور جو زیادہ ضلع پشاور کے رہنے والے تھے۔ بمقام بٹالہ ریسٹ ہاؤس میں پیش ہوا۔ پہلی ہی پیشی میں سرسری تحقیقات پر کہ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ملوث نہیں ہو سکتے۔ خارج ہو گیا۔ اور ہمارے دائر کردہ مقدمہ میں ان پر سماعت کے بعد فردِ جرم لگ گیا۔ اور ان سے صفائی کے گواہ مانگے گئے۔ جب وہ لوگ قادیان آئے۔ اور باہمی صلاح کرنے سے۔ اس نتیجہ پر پہونچے۔ کہ ہم تو پھنس گئے۔ اب ہماری نجات کی ایک ہی راہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب سے معافی مانگ لی جائے۔ چنانچہ وہ مسجد مبارک کی اندر کی سیڑھیوں سے اوپر گئے۔ آواز دی۔ حضرت اقدس جب دروازہ پر تشریف لائے تو یہ سب ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ کہ ہمیں معاف کیا جائے۔ ہم آپ کی رعیت ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ شیخ یعقوب علی صاحب کو بلاؤ۔ جب شیخ صاحب حاضرِ خدمت ہوئے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ مجسٹریٹ صاحب کی خدمت میں ہماری طرف سے کہنا۔ کہ یہ ہمارے شہری ہیں۔ ہم ان کو معافی دیتے ہیں۔ آپ بھی معاف کر دیں۔ شیخ صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور ان پر تو فردِ جرم لگ چکا ہے۔ اسی لئے یہ اب معافی کے لئے آئے ہیں۔ نیز اب معافی دینے میں ہمارا دخل بھی نہیں۔ عدالت کا اختیار ہے معاف کرے۔ یا نہ۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ یہ درست ہے۔ سزا کا انہیں ڈر ہے۔ تبھی معافی مانگتے ہیں۔ ہماری طرف سے سفارش ضرور کر دی جائے۔ عدالت معاف کرے یا نہ۔ اس پر شیخ صاحب خاموش ہو گئے۔ اور تاریخ مقررہ پر عدالت کو حضور علیہ السلام کا پیغام پہونچا دیا۔ جسے حاکم سن کر حیران ہوا۔ اور مونہہ میں قلم لے کر سوچتا رہا۔ پھر ملزموں سے یوں گویا ہوا۔ کہ دیکھو۔ تم بڑے خوش قسمت ہو۔ تمہارے شہر میں ایک ایسا معزز شخص رہتا ہے۔ کہ جب اس کا دشمن اس کے قابو میں آجاتا ہے۔ تو وہ رحم کرکے چھوڑ دیتا ہے۔ تمہیں اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ مگر تم نالائق ہو۔ کہ اس کا مقابلہ کرتے ہو۔ میں تمہیں ضرور سزا دیتا۔ مگر چونکہ وہ معاف کرتے ہیں۔ اس لئے عدالت بھی تمہیں معاف کرتی ہے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ مگر یہ لوگ کب سمجھنے والے تھے۔ وقت نکل جانے پر پھر شرارت پر اتر آتے۔ آخر آہستہ آہستہ سب ختم ہو گئے۔

(۴۲)

مارچ ۱۹۰۸ء میں یعنی حضرت اقدس کے وصال سے دو تین ماہ قبل میری لڑکی امۃ اللہ (جو میاں نصیر احمد کی رضاعی بہن تھی) مرض خسرہ میں مبتلا ہوئی۔ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ حضور نے فرمایا۔ مجھے روزانہ اس کی حالت سے اطلاع دی جایا کرے۔ چنانچہ ہم ایسا ہی کرتے رہے۔ آخر وہ ۹ راپریل ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئی۔ میں نے حضور علیہ السلام کو اس کے فوت ہونے کی اطلاع کی۔ جس پر حضور نے مجھے ذیل کا خط لکھا۔ جو حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد سے اخبار بدر ۱۶ راپریل ۱۹۰۸ء میں چھپ گیا تھا:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں نے خط پڑھ لیا ہے۔ انشاء اللہ بہت دعا کروں گا کہ خدا تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ مگر صبر شرط ہے۔ جب انسان خدا تعالےٰ کے ایک فعل پر حد سے زیادہ بے صبری کرتا ہے۔ تو اپنے ثواب کو کھو بیٹھتا ہے۔ والدین کے گھر جانے کا مضائقہ نہیں۔ مگر عورت کے لئے اپنے مرد سے زیادہ کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوتا۔ چند روز کے لئے اگر چلی جائے۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر زیادہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔ اس غم میں آپ اور وہ دونوں شریک ہیں۔ پس کس طرح ان کو گوارا ہے۔ کہ آپ کو اس غم کی حالت میں اکیلا چھوڑ کر چلی جائیں۔ اور ہماری شریعت کی رو سے زیادہ غم آئندہ ملنے والے درجہ سے محروم کر دیتا ہے۔ یہ سب خدا تعالےٰ کے ابتلا ہیں۔ جس کو چاہتا ہے بھیجتا ہے جس کو چاہتا ہے اٹھا لیتا ہے۔ غم حد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ حد سے زیادہ غم مبارک نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ کا مقابلہ ہے۔ اور ایمان کے برخلاف ہے زیادہ آپ خود سمجھتے ہیں۔ اگر صبر اور استقامت سے مجھے یاد دلاتے رہیں گے۔ تو میں دعا کروں گا۔ مجھے شک ہے۔ کہ یہ اٹھرا کی بیماری ہے۔ اس میں بڑی دوائی جو میرے تجربہ میں آچکی ہے۔ یہ ہے۔ کہ میاں بیوی ڈیڑھ برس تک ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں۔ یعنی جماع سے پرہیز کریں۔ بلکہ بھائی بہن کی طرح رہیں۔ دل پاک صاف رکھیں۔ اور دعا کرتے رہیں۔ تب یہ بیماری انشاء اللہ دور ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ دوسری دوائیں بھی دی جائیں گی مجھے یاد دلانے پر نسخہ لکھ دوں گا۔ والسلام

مرزا غلام احمد۔

(۴۳)

میری بیوی کا والدین کے گھر جانے کا قصہ یہ ہے۔ کہ ان کی والدہ نے کہا۔ کہ چند روز کے لئے غم غلط کرنے کو اسے ساتھ لے جاتی ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے یہ خط تحریر فرمایا۔ اس خط سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ والدین ایسے غم میں اتنی دلجوئی کہاں کر سکتے ہیں۔ جو حضور نے اپنے اس ادنےٰ غلام کی فرمائی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ خط پڑھ کر ہمیں بڑی تسکین حاصل ہوئی۔ اور صبر کی توفیق ملی۔ اور میری بیوی اور اس کی والدہ نے یہاں سے جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ خط پڑھا۔ تو وہ مجھ سے خفا ہوئے۔ کہ تم نے کوئی بے صبری ضرور دکھائی ہوگی۔ جبھی حضرت صاحب نے اس قدر لمبا خط لکھا ہے۔ ورنہ ان کی عادت اتنا لمبا خط لکھنے کی نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میں نے تو اطلاع دی تھی یہ تو حضور علیہ السلام کی محض ہمدردی ہے۔ جو اپنے خدام سے فرماتے ہیں۔

اس کے بعد مولوی صاحب رض نے فرمایا۔ کہ اسے اخبار میں شائع کر دو۔ جس کی تعمیل کی گئی۔

اس لڑکی سے پہلے بھی ایک لڑکا۔ اور ایک لڑکی فوت ہو چکی تھی۔ جن کا نام حضرت اقدس نے محمد شریف۔ اور صفیہ رکھا تھا۔ اس کے چند روز بعد میں نے حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نسخہ کے لئے یاد دہانی کرائی۔ جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔ یہ بھی اخبار "بدر" میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر اس وقت کاتب سے کچھ غلطی ہو گئی تھی۔ اب اس کی صحیح نقل درج کرتا ہوں:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

دوائی میرے تجربہ کی رو سے یہ ہے۔ کہ ایک حصہ مشک خالص۔ مثلاً چھ ماشہ۔ زبیبی خالص (حبدار) تین ماشہ۔ فولاد قلمی تین ماشہ۔ (انگریزی میں فرائٹ امیونیا سائٹراس کہتے ہیں۔) یہ دوائی خوب پیس کر باہم ملا کر دو۔ دو۔ رتی کی گولیاں بنا لیں۔ اور ہر روز شام کے وقت ایک گولی کھا لیا کریں۔ فکر اور غم سے جہاں تک ممکن ہو۔ اپنے تئیں بچائیں۔ کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے۔ اور دل سے تمام اعضاء پر۔ اور خدا تعالےٰ سے نماز میں بھی پنج وقت دعا کرتے رہیں۔ خدا کے فضل سے کیا تعجب ہے۔ کہ خدا لڑکی کی جگہ لڑکا دے دے۔ کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور میں انشاء اللہ دعا کرتا رہوں گا۔ ہمیشہ یاد دلاتے رہیں۔

والسلام۔ — میرزا غلام احمد۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان

احمدیت کی ترقی کا وعدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجلیات الٰہیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا موںہہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔" (ص۲۱)

نشانات کا ظہور

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اپنی جماعت کی ترقی کی خبر دی ہے وہاں آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کا ظہور صرف میری زندگی تک ہی محدود نہیں ہوگا۔ بلکہ جو لوگ سچے دل سے مجھے ماننے والے ہوں گے۔ وہ بھی اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ اپنی سچائی کے نُور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا موںہہ بند کر دیں گے۔ گویا ان کے پاس صرف وہی دلائل اور نشان نہیں ہونگے۔ جو مجھ سے ظاہر ہوئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا ایسا تعلق ہوگا۔ کہ خود ان کے ہاتھ پر بھی نشانات ظاہر ہوں گے۔ اور وہ اپنے نشانوں کے ذریعہ تمام مخالف لوگوں کا موںہہ بند کر دیں گے۔

یہ پیشگوئی جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی۔ واقعات اس کی صداقت کو روز روشن کی طرح ثابت کر رہے ہیں۔ اور دُنیا باوجود ہزار مخالفت کے اس پہلو میں جماعت احمدیہ کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتی۔

تازہ نشان

انہی نشانات میں سے جو احمدیت کی صداقت ثابت کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے مقدس افراد کے ذریعہ زمین و آسمان کا خدا ظاہر کر رہا ہے۔ ایک بہت بڑا نشان یہ ہے۔ کہ ہمارے آقا و امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ایک عرصہ سے اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ اگر انگریز سچے دل سے توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دُعا کی درخواست کریں۔ تو موجودہ جنگ میں انہیں جس قدر مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔ یہ عظیم الشان دعوےٰ ہے جو پیش کیا جا رہا ہے۔ پھر یہ دعوےٰ کسی کونہ میں بیٹھ کر نہیں کیا گیا بلکہ منبر پر کھڑے ہو کر خطبات اور تقریروں میں ہزارہا لوگوں کے سامنے کیا گیا۔ اور اخبارات و رسائل میں اسے شائع کیا گیا۔ پھر ایسا بھی نہیں ہوا کہ یہ دعوےٰ صرف اپنی جماعت کے حلقہ تک ہی محدود رہا ہو۔ بلکہ اسے انگریزوں کے کانوں تک پہونچایا گیا۔ اور انہیں بتایا گیا۔ کہ اگر وہ توحید کا اقرار کر کے جماعت احمدیہ کے امام سے اپنی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کریں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ یہ وہ دعوےٰ ہے جو اس لئے کیا گیا۔ کہ اسلام اور احمدیت کی صداقت ظاہر ہو۔ تا عیسائیوں کو معلوم ہو۔ کہ حضرت مریم کا بیٹا حضرت عیسیٰ روح القدس اور باپ تینوں اقانیم مل کر بھی ان کی مشکلات دور نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر وہ اس خدا کے آگے جھکیں جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ اور اپنی کمزوریوں کا اعتراف کر کے اسلام کے نمائندہ سے درخواست دعا کریں۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائیگا اور ان کی کامیابی کے سامان پیدا کر دیگا

مسلمانوں کے لئے خوشی کا مقام

کس قدر عظیم الشان دعوےٰ ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے پیش کیا گیا۔ اور اسلام کو غالب ثابت کرنے کی کیسی زبردست خواہش ہے۔ جو آپ کے قلب مطہر میں پائی جاتی ہے۔ کہ آپ چاہتے ہیں اس عالمگیر مصیبت کے وقت انگریز قوم حقیقی خدا کی طرف متوجہ ہو۔ عیسائیت کا بطلان اس پر واضح ہو جائے۔ اور واحد خدا کے وہ سچے پرستار بن جائیں۔ اس نشان دکھلانے کی دعوت پر یقیناً ہر مسلمان کو خوشی سے اچھلنا چاہیئے تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے آج بھی اسلام میں وہ پہلوان پیدا کئے ہوئے ہیں۔ جو اپنے مقابلہ میں بڑی بڑی حکومتوں کو آنے کے لئے للکارتے ہیں۔ اور دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ انہی کی دعا سے ان کی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ مگر مسلمانوں کی اسلام سے عدم محبت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ وہ اس دعوت پر خوش ہوتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لاتے۔ کہ اس نے ایسا مقدس انسان دنیا میں پیدا کیا ہوا ہے۔ جو اسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے روئے زمین کے تمام عیسائیوں کو نشان نمائی کی دعوت دے رہا ہے۔ وہ اس اعلان پر زہرہ خند ہنسی ہنستے ہیں اور خیال کرتے ہیں۔ کہ دعا سے ایسا کب ہو سکتا ہے۔ کہ انگریزوں کی مشکلات دُور ہو جائیں۔ یہ وہ ایمان ہے جو مسلمانوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ نہ ان کے دل میں اسلام سے کوئی محبت ہے نہ دُعا پر کوئی یقین ہے۔ اور نہ اسلام کے غلبہ سے انہیں کوئی غرض ہے۔ بلکہ اگر کوئی خدا کا بندہ اسلام کو غالب ثابت کرنے کے لئے میدان میں نکلتا ہے۔ تو یہ لوگ اس پر آوازے کسنے لگ جاتے ہیں۔

معترضین کی افسوسناک حالت

"اہلحدیث" "زمزم" اور "پیغام صلح" تینوں کی یہی کیفیت ہے۔ کہ انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس اعلان پر بجائے خوشی منانے کے یہ خیال کر لیا ہے۔ کہ یہ محض دفع الوقتی کے طور پر کہا جا رہا ہے۔ اور "اہلحدیث" ۱۷ جولائی نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ پہلے تو خود انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ مگر جب دیکھا کہ دعاؤں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ تو ایک اور پینترا بدل کر لکھ دیا۔ کہ انگریز ہم سے دُعا کی درخواست کریں۔ تب ان کی مشکلات دُور ہوں گی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"ملاحظہ فرمائیں کہیں مریدوں کو تاکید دعا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ کہیں انگلستان کی حفاظت اپنے ذمہ لی جاتی ہے۔ مگر جب دیکھتے ہیں۔ کہ میری دعاؤں کا اثر وہی ہوا ہے۔ جو استاد مومن خان نے کہا ہے ؎

آخر تو دشمنی ہے اثر کو دُعا کے ساتھ

تو یہ شرط لگا دی۔ کہ انگریز مجھ سے دُعا کی درخواست کریں۔"

گویا "اہلحدیث" کے نزدیک پہلے خود انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کی جاتی رہی ہیں۔ مگر جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دیکھا کہ نعوذ باللہ ان دعاؤں کا الٹا اثر ہو رہا ہے۔ تو یہ شرط عائد کر دی۔ کہ انگریز ہم سے خود دُعا کی درخواست کریں۔ تب انہیں کامیابی ہوگی۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ انگریزوں کو دُعا کی طرف حضور آج نہیں۔ بلکہ شروع جنگ سے ہی توجہ دلا رہے ہیں۔

۱۹۳۹ء میں اعلان

چنانچہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء کو جبکہ جنگ شروع ہوئے ابھی دو تین ہفتے ہی ہوئے تھے۔ حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ "کیا تعجب ہے کہ اس جنگ میں ایک وقت ایسا آجائے۔ جبکہ اتحادی ہم سے دعا کی درخواست کریں۔ اور جیسا کہ رؤیا بتاتی ہے۔ اگر وہ اخلاص سے اس طرف توجہ کریں۔ تو خدا تعالیٰ میری دُعا کی برکت سے یہ مصیبت ان سے دُور کر دیگا۔ لیکن ابھی ان کے دماغ اس مقام پر نہیں آئے۔ کہ وہ اس حقیقت کو سمجھیں۔ بلکہ اس وقت اگر کسی انگریز کے سامنے میری اس تقریر کا یہ حصہ رکھ دیا جائے۔ تو وہ کہے گا۔ کہ یہ کوئی پاگل ہے جو پاگل خانے سے چھوٹ کر آیا ہے۔ کیا ہماری حفاظت کے لئے ہمارے پاس توپ خانے اور بحری بیڑے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور ہوائی جہاز اور بڑے بڑے اسلحہ موجود نہیں اور اگر ان ہتھیاروں کے باوجود ہمیں فتح حاصل نہ ہو۔ تو اس کی دعا سے کس طرح فتح حاصل ہوسکتی ہے۔ مگر جب مصائب آتے ہیں۔ تو اس وقت ذہن خود بخود ان باتوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے پس کیا تعجب ہے کہ خدا تعالےٰ اسلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان اس طرح دکھا دے کہ جب ان کی مصیبتیں بڑھ جائیں۔ اور انہیں ان کا کوئی علاج نظر نہ آئے تو وہ جماعت احمدیہ اور اس کے امام سے کہیں۔ کہ آپ ہماری اس مصیبت کے دور ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کریں اور جب ہم اس درخواست کے بعد دعا کریں گے۔ تو میں اللہ تعالےٰ پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وعدوں کے مطابق جو اس نے ذاتی طور پر مجھ سے کئے۔ اور ان وعدوں کے مطابق جو اس نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے متعلق کئے وہ میری دعا ر کو سن لے گا۔ اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کے لئے ایک زندہ نشان دکھا دیگا۔ انشاء اللہ بفضلہ ورحمتہ۔

(الفضل ۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

۱۹۴۰ء میں اعلان

پھر ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔ مجھے تو یقین کامل ہے۔ کہ اگر سچے طور پر توحید کا اقرار کرکے مجھ سے دعا کی درخواست کریں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن ابھی انہیں اپنی طاقت پر بہت گھمنڈ ہے۔ اور ان کے لئے یہ ماننا سخت مشکل ہے کہ قادیان میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی دعا سے ہٹلر کی فوجیں بھاگ سکتی ہیں۔ تاہم ان کی کامیابی کے لئے ہم دعا ہی کرتے ہیں۔ گو یہ دعا ویسی نہیں ہوسکتی جیسی وہ دعا جس کے لئے وہ خود درخواست کریں۔ کیونکہ موجودہ صورت تو ایسی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گویا انہیں ہماری دعاؤں کی احتیاج نہیں۔ لیکن اگر وہ توحید کا اقرار کرکے ہم سے دعا کی درخواست کریں۔ تو پھر وہ دعا ایسی ہی ہوگی جیسے دعائے مباہلہ ہوتی ہے۔ اور جو سیدھی اپنے نشانہ پر پہنچتی ہے۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو یقیناً ان کی تکلیف کے دن دور ہوسکتے ہیں۔"

(الفضل ۴ جون ۱۹۴۰ء)

۵ جولائی ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا

"میرا دعویٰ ہے۔ کہ میری دعا سے ان کی مشکلات دور ہوسکتی ہیں۔"

(الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء صہ ۵)

۱۹۴۲ء میں اعلان

پھر ۲۶ جون ۱۹۴۲ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے انگریزوں کو اس طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا "میں نے متواتر انگریزوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اگر وہ سچے دل سے ہماری طرف دعا کے لئے متوجہ ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات کو دور کر دے گا۔ مگر افسوس کہ اپنی مادی ترقیات کی وجہ سے ان کو یہ تحریک نہیں ہوتی۔ کہ ہمیں دعا کے لئے کہیں۔"

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۴۲ء)

عظیم الشان تحدی

پس یہ بالکل غلط ہے۔ کہ انگریزوں کو دعا کی طرف اب متوجہ کیا جا رہا ہے بلکہ شروع جنگ سے ہی حضور انہیں اس طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ تاکہ عیسائیت پر اسلام کا غلبہ ثابت ہو۔ اور خدائے واحد کے سامنے تین خداؤں کے پرستار جھکنے پر مجبور ہو جائیں بے شک ابھی تک انگریزوں نے اسطرف توجہ نہیں کی۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ حضور کی یہ تحدی ایسی عظیم الشان ہے کہ ہر سچے مسلمان کا دل اس پر خوش ہونا چاہیئے۔ اور اسے اللہ تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ جلد وہ دن آئے جب کہ جھوٹے معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے۔ اور خدائے واحد کی بادشاہت اسی طرح زمین پر چھا جائے جس طرح وہ آسمان پر ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہمنوا تعصب سے خالی ہوکر اگر اس ایک امر پر ہی غور کریں۔ تو انہیں احمدیت کی صداقت نظر آسکتی ہے۔ اور وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ آج احمدیت کے سوا اور کہیں اسلام کی برکات نہیں ہیں۔

مذہبی لوگوں کی بے رغبتی اور اس کا علاج

(۲)

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم ✽ اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

تحریک "پیپٹ نگر" کے بانیوں کے خیالات پیش کرتے ہوئے گزشتہ پرچہ میں بتایا گیا ہے کہ ان کی یہ رائے تو صحیح ہے۔ کہ "آج پوجا پاٹ کہ عبادت۔ یا مندروں اور مسجدوں کی زیارت انسان کی ترقی پسند روح کو مطمئن نہیں کرسکتی۔ اور یہ بے اطمینانی مذہب سے انحراف نہیں بلکہ مذہب کے لئے انسانی روح کی تڑپ ہے" مگر اس کا وہ علاج نہیں جو انہوں نے تجویز کیا ہے۔ کیونکہ آج وہ زمانہ نہیں کہ محض سنی سنائی باتوں کی بناء پر لوگ کسی مذہب یا کسی پیشوا کے ساتھ گہری اور مخلصانہ عقیدت قائم کرسکیں۔ ہر انسان مشاہدہ کا خواہاں ہے۔ اور مذہب کے اندر خوبی اور اس پر چل کر کامیاب نتائج دیکھنا چاہتا ہے۔ چونکہ لوگوں کو یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے مذہب سے بدظن ہو رہے ہیں۔ اور ایک عام بے اطمینانی پیدا ہو رہی ہے۔ اور ہونی بھی چاہیئے۔ یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ بغیر دیکھے کسی خیالی صنم سے عشق ہو جائے۔ عشق تو حسن کو دیکھ کر ہی ہوسکتا ہے حسن کا ذکر سن کر نہیں۔ محبت اور عشق تو نام ہے دل کے گداز ہو جانے کا۔ مگر جب آگ ہی مفقود ہو۔ حرارت ہی نہ ہو۔ تو گداز ہونے کا کیا امکان۔ پہلے تو ضروری ہے۔ کہ ایک سورج کی طرح چمکتا ہوا چہرہ ہو۔ جو اپنی روشنی اور گرمی سے دلوں کو گرما دے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ سے محبت اور عشق پیدا ہو۔ اور کوئی مذہب سچا عشق خدا تعالےٰ سے پیدا نہیں کرا سکتا جب تک کہ وہ خدا تعالےٰ کی ملاقات کا راستہ نہ کھول دے۔ اور جب لوگوں کو یہ رستہ نہیں ملتا۔ تو ان میں بے اطمینانی پیدا ہوتی ہے۔ وہ مذہب سے بیزار نظر آتے ہیں۔ اور اسے محض ایک فرضی اور فلسفی چیز خیال کرنے لگتے ہیں۔ دین کا معاملہ ایسا ہے۔ کہ اسے محض آخرت پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ بلکہ انسانی فطرت چاہتی ہے۔ کہ اپنی سعی کے نتائج کا یہاں بھی مشاہدہ کرے۔ اور اسے یقین ہو جائے کہ وہ جس رستہ پر چل رہا ہے۔ وہ منزل تک پہونچا دے گا۔ وہ محبوب ازلی اور خالق حقیقی جس کے حسن بے مثال کے متعلق ہر مذہب بڑے بڑے دعوے پیش کرتا ہے۔ اس کی جھلک اسے اس زندگی میں نظر آئے۔ صرف اسی صورت میں مذہب سے دلچسپی پیدا ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر اس دنیا میں انسان کو کچھ نظر نہ آئے۔ تو وہ خیال کرسکتا ہے۔ کہ اگر اگلے جہان میں جاکر معلوم ہوا۔ کہ میں جس رستہ پر چلتا رہا۔ وہ غلط تھا۔ تو پھر کیا ہوگا۔ دنیا میں دوبارہ آنے سے تو رہا۔ پس یہ بے اطمینانی اسی وجہ سے ہے۔ کہ دنیا میں اس وقت کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جو انسان کو یہ اطمینان دلا سکے۔ کہ وہ جس رستہ پر چل رہا ہے وہ ٹھیک ہے۔ اور مشاہدہ کے رو سے اسے یہ تسلی دلا سکے۔ کہ وہ منزل پر پہونچ کر مقصود کو حاصل کرسکے گا۔

یہ دعویٰ تو ہر مذہب کرتا ہے۔ کہ اس پر چل کر بعد الموت خدا مل جائے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مرنے کے بعد اگر یہ دعویٰ غلط ثابت ہو۔ تو انسان کیا کرے گا۔ اتنے اہم معاملہ کی بناء محض حسن ظنی پر نہیں رکھی جا سکتی۔ ایک مذہب بلکہ ہر مذہب اپنے ماننے والوں کو بعض احکام اور بعض ہدایات دیتا ہے۔ یوں کرو اور یوں نہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر ایسا کیا جائے تو نتیجہ کیا ہوگا۔ اور اس کا یہ جواب کہ نتیجہ مرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ ایسا سودا ہے۔ جس پر کوئی سمجھدار انسان رضامند نہیں ہوسکتا۔ ہم تو خدا کی خاطر یوں کریں اور یوں نہ کریں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں خدا کی طرف سے کچھ بھی نہ ہو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یہ کوئی اطمینان وہ صورت نہیں۔ اعمال کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی دروازہ پر دستک دی جائے۔ لیکن اگر ہم دستک دیتے چلے جائیں۔ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار روزانہ بلکہ دن میں کئی کئی بار اور سالہا سال تک دیتے رہیں۔ مگر اس کا کوئی بھی اثر کچھ بھی نتیجہ ظاہر نہ ہو۔ تو دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو اندر کوئی زندہ اور قادر ہستی موجود نہیں۔ یا پھر یہ کہ ہمارا دستک دینے کا طریق غلط ہے۔ وہ دستک ان اشارات و حرکات سے محروم ہے۔ جو اس دروازہ کے کھلنے کے لئے مقرر ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی ہو۔ بہر حال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ دروازہ کا نہ کھلنا۔ یا اندر سے کوئی جواب موصول نہ ہونا انسان کے دل میں مذہب کی طرف سے بے اطمینانی پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور آج دنیا میں مذہب سے بے رغبتی اور بے اعتنائی کی جو عالمگیر وبا پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا سب سے بڑا باعث یہی ہے۔ کہ لوگوں کو اپنے اپنے مذہب پر چل کر کچھ ملنا ملاتا نہیں۔ بلکہ تمدنی تعلقات کے لئے بھی اُسے مضر سمجھا جانے لگا ہے۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام اس مشکل اور مذہب کی راہ میں اس سنگ گراں کو دُور کرتا ہے۔ اور دعوے کرتا ہے۔ کہ اس پر چلکر وہ دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور صرف دعویٰ ہی نہیں۔ بلکہ ہزاروں انسان کو پیش کرتا ہے۔ کہ جنہوں نے اس راستہ پر چل کر اس دروازہ کو اپنے لئے کھلا ہوا پایا۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے پیارے چہرہ کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرکے اپنے دل کی گہرائیوں میں اس کے لئے ایک حقیقی کشش اور جذب پیدا کر لی۔ جنہوں نے اس کی طاقتوں اور غیر محدود قدرتوں کی کرشمہ سازیاں آفتاب عالمتاب سے زیادہ چمکتی ہوئی دیکھیں۔ اور جنہوں نے اس کی باتیں سنیں۔ اس کا کلام ان پر اُترا۔ اور انہیں اس کی طرف سے پیغامات موصول ہوئے۔ ہر تکلیف اور دکھ کے وقت انہوں نے اسے اپنی مشکل کشا لی اور حاجت روائی کے لئے موجود پایا۔ اور اس لئے وہ مذہب کے متعلق کسی گو مگو کی حالت میں نہیں بے اطمینانی اُن کے دلوں میں ہرگز نہیں۔ بلکہ اُن کی ترقی یافتہ روح کو پوری طرح تسکین حاصل ہے۔ اور وہ اس کی صداقت پر اسی طرح ایمان رکھتے ہیں۔ جیسا اپنے وجود پر اور پھر وہ ایک اور ایک دو ہونے کی طرح اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ یہ مذہب سچا اور زندہ ہے۔ وہ اسکی پیروی کے نتائج کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اگر یہی کیفیت عام کر دی جائے۔ تو مذہب سے جس بیگانگی اور بے اطمینانی کا رونا رویا جا رہا ہے۔ وہ یکدم دور ہو سکتی ہے۔ اسلام کے اندر ان خوبیوں کے موجود ہونے کا ثبوت انشاء اللہ تعالےٰ اگلے مضمون میں بیان کیا جائے گا۔

اَلْحَرَكَةُ الْأَحْمَدِيَّةُ فِي الدِّيَارِ الْعَرَبِيَّةِ

رپورٹ بابت ماہ مئی وجون ۱۹۴۲ء

ملکی حالت

آجکل یہ بلاد وامصار جن احوال میں سے گذر رہے ہیں۔ وہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ روزانہ اخبارات کے ذریعہ یہاں کے سب واقعات کم وبیش کسی نہ کسی صورت میں باہر پہنچ رہے ہیں۔ لہذا ان امور سے قطع نظر کرتے ہوئے یہاں صرف تبلیغی رپورٹ درج کرتا ہوں۔

البشریٰ

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ البشریٰ کا تیسرا اور چوتھا نمبر شائع کیا گیا جس میں مندرجہ ذیل مضامین درج کئے گئے۔ (۱) دعاء از ادعیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲) الدعوة الى الاسلام (ترجمہ از تحفہ شہزادہ ویلز) (۳) نداء المنادی (۴) نفحات قدسیہ (ترجمہ از تجلیات الٰہیہ) (۵) جماعت احمدیہ کے متعلق ایک مستشرق کی شہادت۔

البشریٰ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے فضل سے مختلف اقطار وامصار میں تعلیم یافتہ طبقہ تک پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ دنیا کا کوئی خطہ نہیں جہاں عربی بولی یا سمجھی نہ جا سکتی ہو اور وہاں یہ رسالہ ارسال نہ کیا جاتا ہو۔ شمالی امریکہ میں بعض عرب مہاجرین بھی ہیں۔ انکے نام بھی البشریٰ روانہ کیا جاتا ہے۔ ان ایام میں ان میں سے ایک دوست کی طرف سے خاکسار کے نام خط موصول ہوا ہے جسمیں وہ لکھتے ہیں "میں نے اپنی زندگی میں رسالہ البشریٰ سے احسن کوئی رسالہ نہیں دیکھا۔" فالحمد للہ

یوم التبلیغ

ماہ مئی میں حسب ہدایت نظارت دعوۃ وتبلیغ غیر مسلموں میں یوم التبلیغ منایا گیا۔ اس روز احباب کبابیر وحیفا کے حسب سابق وفود بنائے گئے اور فلسطین کے مندرجہ ذیل مشہور مقامات ناصرہ۔ یافا۔ تل ابیب۔ بیت المقدس۔ بیت لحم خلیل۔ حیفا۔ عکا۔ بعنہ۔ کفر کنا۔ میں اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور اس موقعہ پر سات ہزار کے قریب مختلف اشتہارات وکتب تقسیم کیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کو راہ حق کی طرف ہدایت دے اور ہمارے احمدی احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے جنہوں نے سخت عدیم الفرصتی کے ایام میں اپنے اپنے اخراجات پر یہ سفر کئے۔ آمین

تبلیغی سفر

خاکسار نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر بیت المقدس و بیت لحم وخلیل ونابلس کا سفر کیا۔ میرے ہمراہ مکرم مرزا محمد صادق صاحب احمدی۔ ایس ڈی۔ او۔ لاہور ٹریل شرق اوسط بھی تھے۔ اس سفر میں ہم نے زبانی اور بذریعہ اشتہارات حق تبلیغ ادا کیا۔ بازاروں اور چرچوں میں عربی اور انگریزی اشتہارات تقسیم کئے۔ ایک ازمنی چرچ جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہاں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام واقعہ صلیب سے پہلے قید خانہ میں رکھے گئے تھے۔ (ایسے پانچ قید خانے بیت المقدس میں ہیں) ہم نے پادریوں کو اشتہارات دئے۔ وہاں ایک مسلم شیخ طریقہ (پیر) الشیخ خلیل بھی موجود تھے۔ جو اس چرچ کے قرب وجوار میں رہنے والے تھے۔ جب انہوں نے ہمارے اشتہارات کو دیکھا۔ اور ان کے بیبانگ پڑھے۔ یعنی عیسائیوں وغیرہ کو روحانی مقابلہ کی دعوت

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر جگر کے عمل کو درست کرکے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دُور ہوتی۔ چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے۔ جوشاندے اور تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک (۱۵/) پندرہ آنے صرف

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

روزگار کے متلاشیوں کیلئے اچھا موقع
ضرورت ہے منشیوں کی اراضیات سندھ کیلئے

تنخواہ بتیس روپے۔ قحط الاؤنس دو روپے۔ الاؤنس غلہ گندم ایک من ماہوار۔ گویا کل مبلغ ستائیس روپے مستقل ہونے کی صورت میں گریڈ ۲۵ — ۱ — ۲۰ میٹرک پاس امیدوار جلد ترقی کر سکتے ہیں۔ مڈل پاس اور اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ نہری علاقہ کے زمیندار امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی۔ تمام درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

روحانی علاج

درود استغفار اور دعا ہے جسمانی بیماریوں کیلئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں۔ ہسٹیریا۔ مردانہ امراض۔ ذیابطیس۔ دمہ لیکوریا دق۔ یرقان۔ بواسیر۔ مرگی۔ پرانا ملیریا۔ کاربنکل پائیریا۔ ناسور۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے کے علاج کیلئے لکھیئے

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسیحی اور اسلامی تعلیم کا مقابلہ، عیسائیوں کے بلیس سوالات، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت بائبل سے۔ تو انہوں نے ہمارے متعلق خاص دلچسپی لینا شروع کردی چنانچہ جب ہم چرچ مذکور کے پادریوں سے فارغ ہوئے۔ تو وہ ہمیں اپنے دولت خانہ پر لے گئے اور حسب دستور عرب قہوہ وغیرہ سے ہماری تواضع کی۔ اُن سے دو گھنٹہ کے قریب مختلف مواضع متعلقہ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر گفتگو ہوئی جس سے وہ خدا کے فضل سے متأثر ہوئے۔ اور اپنے ہاں رات رہنے کیلئے بالحاح درخواست کی اور ہمارا مزید لٹریچر پڑھنے کیلئے مزید اشتیاق ظاہر کیا۔ جبل زیتون پر بھی وفات مسیح کے متعلق ایک اجتماع میں گفتگو کی گئی۔ جسمیں قریباً سب حاضرین نے جو مسلمان تاجر تھے۔ اس بات کو تسلیم کیا کہ آیت فلما توفیتنی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت شدہ ہیں۔ وہاں جس مقام کے متعلق بعض مجاوروں نے مشہور کر رکھا ہے کہ وہاں سے حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور وہاں ایک مصنوعی قدم کا نشان بھی بنا رکھا ہے۔ وہاں بھی یہ گفتگو ہوئی۔ اگرچہ ایک غنڈے نے وہاں شرارت کرنی چاہی۔ مگر الحمد للہ وہ اپنے مکر میں کامیاب نہ ہوسکا۔

خلیل میں جہاں حضرت ابراہیمؑ وسارہ علیہما السلام اور آپکے دیگر اعزہ اسحاق۔ رفقہ ویعقوب ویوسف علیہم السلام کی قبریں ہیں علاوہ اشتہارات وغیرہ تقسیم کرنیکے افسر اوقاف اسلامیہ الشیخ توفیق طہبوب سے بھی خاص طور پر ملاقات کی گئی۔ اور ان کو اشتہارات وغیرہ دیئے گئے جنہیں دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے اور ہماری مساعی کا اچھے رنگ میں بہت سے دیگر علماء کے سامنے اعتراف کیا۔ اور ہماری بہت خاطر ومدارات کی فجزاہ اللہ احسن الجزاء

آتے وقت خاکسار نے نابلس میں بھی قیام کیا۔ اور دعوت حق پہنچائی۔ وہاں پر حال ہی میں دو احمدی نوجوانوں نے بیعت کی ہے انہوں نے خاکسار کی دعوت کی اور اپنے دیگر اعزاء کو پیغام حق پہنچوایا۔ اہالی نابلس کی ذہنیت عجیب واقعہ ہوئی ہے۔ ثورہ میں فتنہ پردازی کا یہی شہر اور اس کے نواحی دیہات مرکزی نقطہ تھے۔ خاکسار کے آجانے کے بعد وہاں کے علماء کی طرف سے ہمارے احمدی احباب کو قتل وغیرہ کی دھمکیاں دی گئیں۔ اور اب بھی ان کی مخالفت زوروں پر ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے احمدی احباب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اُن کو ہر قسم کے مکروہات سے محفوظ رکھے۔

الغرض یہ سفر خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہتر رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

نئے اشتہارات

عرصہ زیر رپورٹ میں دو نئے اشتہارات شائع کئے۔ ایک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار مندرجہ آئینہ کمالات اسلام کا۔ جس کا نام حضور نے روحانی تلوار رکھا ہے اور عیسائیوں اور آریوں وغیرہ کو روحانی مقابلہ کی دعوت دی ہے۔ عربی میں ترجمہ کرکے ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا دوسرے میں عیسائیوں کو قرآن مجید پر ایمان لانے کی دعوت تھی ۵۰۰ کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اور یوم التبلیغ کے موقعہ پر سابقہ اشتہارات کیساتھ تقسیم کئے گئے۔

زائرین و ملاقاتیں

اس عرصہ میں ۵۰ اصحاب خاکسار کو ملنے کیلئے آئے۔ جن سے حسب موقعہ ومحل گفتگو کی گئی۔ اور ان کے سوالات وغیرہ کے جوابات دیئے گئے۔ ۲۵ اصحاب کو خاکسار نے بذریعہ پرائیویٹ ملاقات دعوت سلسلہ حقہ پہنچائی۔

تعلیم و تربیت

کبابیر وحیفا میں درس القرآن کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے۔ ہفتہ واری اجتماعات بھی باقاعدہ ہوتے رہے جنمیں خاکسار باقاعدہ شریک ہوتا رہا سات خطبہ ہائے جمعہ پڑھے گئے جنمیں مختلف تبلیغی اور تربیتی امور بیان کئے گئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دو خطبات کا لفظی ترجمہ کرکے سنایا گیا۔ بقیہ خطبات کا مفہوم سنایا جاتا رہا۔ اور حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق اجتماعی طور پر نمازوں میں دعا کرنے اور سورہ کہف کا اول وآخر روزانہ پڑھنے کی تحریک کی گئی جسپر احباب عمل پیرا ہیں

وصایا بحق صدر انجمن احمدیہ

خطبات ہائے جمعہ میں رسالہ الوصیت کا بھی ترجمہ سنایا گیا۔ جسے سنکر یہاں کے تین اور اصحاب نے اپنی آمد و جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کی ہے۔ چوتھی وصیت ہمارے ایک ہندوستانی بھائی نزیل فلسطین مکرمی میاں محمد یعقوب صاحب احمدی سکنہ شیخ پور گجرات پنجاب کی ہے۔ اور یہ چاروں وصیتیں مرکز میں ارسال کی جاچکی ہیں۔ قادیان سے اسقدر دور ہوکر بہشتی مقبرہ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہوکر وصیت کرنا یقیناً ابدال شام کا ہی کام ہے۔ فالحمد زدفزد

احمدیت کی فتح نمایاں

ان ایام میں خدا تعالےٰ نے احمدیت کو ایک نمایاں فتح بھی عطا فرمائی ہے۔ اور وہ ازہر یونیورسٹی مصر کی طرف سے وفات مسیح کا اعلان ہے جسکا مختصر تذکرہ یہ ہے۔ کہ ایک قدیم عبد الکریم خان از جرنل کمانڈ شرق اوسط کی طرف سے ازہر کے سامنے یہ استفتاء پیش کیا گیا۔ کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن وحدیث کی رو سے زندہ ہیں یا فوت ہوچکے ہیں۔ اور اگر کوئی ان کی دوبارہ جسمانی آمد سے انکار کرے تو اس کے متعلق شرع شریف کا کیا فتویٰ ہے؟

اس پر یہ استفتاء ازہر کی طرف سے ایک بہت بڑے مشہور ازہری علامہ الشیخ محمود شلتوت کو بغرض فتویٰ سپرد کیا گیا جسپر علامہ مذکور نے ازہر کی طرف سے چار صفحات پر مشتمل فتویٰ لکھا جس میں قرآن مجید اور احادیث سے استدلال کرکے یہ ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ ازروئے قرآن مجید و احادیث صحیحہ وفات پاچکے ہوئے ہیں۔ اور جو شخص ان کی وفات کا قائل ہے وہ یقیناً مسلمان ہے اور اس کو سب حقوق حاصل ہیں یعنی اس کا جنازہ پڑھا جائیگا۔ اور اسکو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ

اور اس فتوے کو ازہر کی طرف سے بذریعہ اخبار بلاد عربیہ میں شائع کیا گیا۔

یہ فتویٰ درحقیقت احمدیت کی عظیم الشان فتح ہے۔ کیونکہ یہ وہی حقیقت ہے۔ جس کا آج سے پچاس سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوکر اعلان فرمایا۔ (باقی دیکھو صٖ ۲ کالم ۳)

وی۔پی وصول فرمالئے جائیں

ہم نے حسب اعلانات سابقہ یکم اگست ۱۹۴۲ء کو وی۔پی ارسال کردیئے ہیں۔ جن اصحاب نے دیر میں وی۔پی رد کرنے کی اطلاع دی ہے اُن کے وی۔پی رد کئے نہیں جاسکے۔

سب اصحاب سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وی۔پی وصول فرماکر ممنون فرمادیں۔ جن اصحاب نے وی۔پی رکوا کر ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔ وہ براہ کرم بہت جلد ادائیگی فرمادیں۔ کاغذ کی گرانی اپنی پوری شدت اختیار کرچکی ہے۔ اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔

لہٰذا احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ وی۔پی وصول فرماکر اور بروقت چندہ کی ادائیگی کرکے اپنے جماعتی اخبار سے تعاون فرمائیں گے۔

مینیجر

ذیابیطس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابیطس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ تجربہ کرکے دیکھیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ/۱۲

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

B. 11

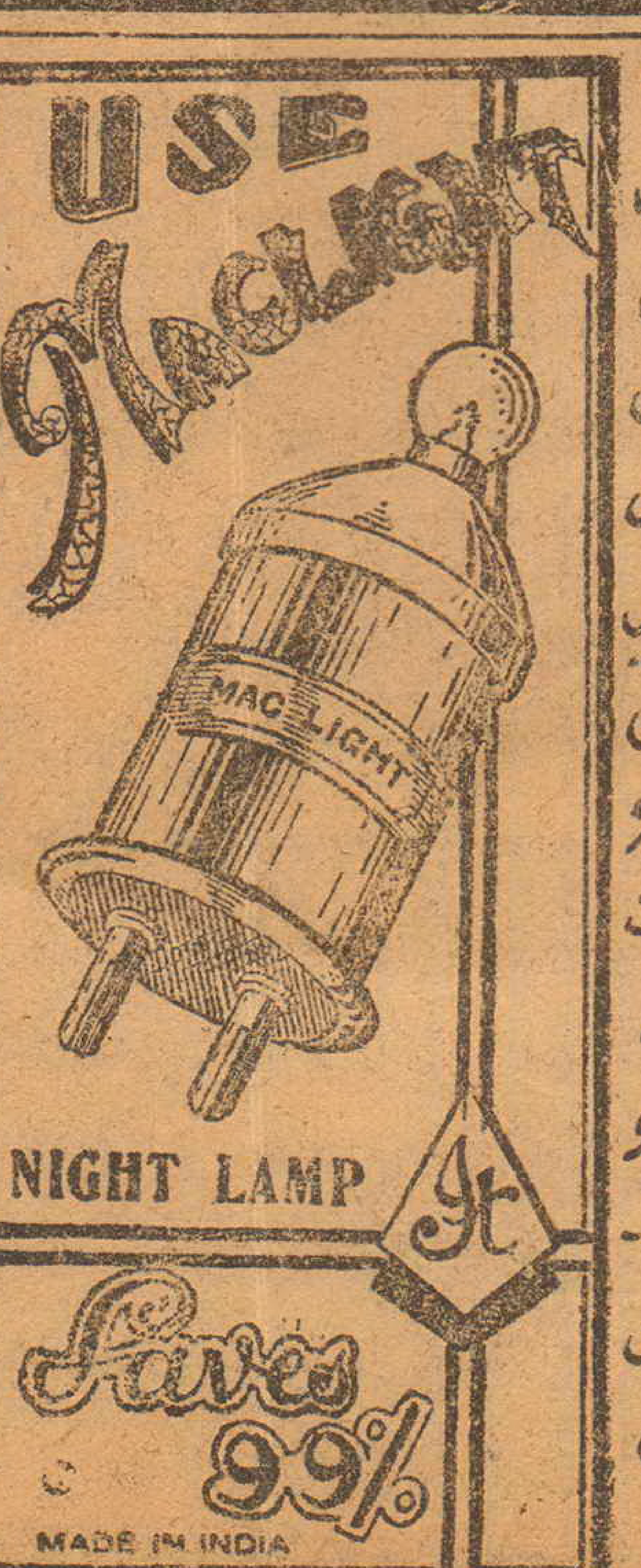

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹% فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

B. 11

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۳ راگست۔ روس کے تازہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ اسوقت تین علاقوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ ایک تو کلیڈسکائیا کے علاقہ یعنی دریائے ڈان کے موڑ میں۔ دوسرے چمنسکائیا کے علاقہ یعنی دریائے ڈان کے پچھلے حصہ میں اور تیسرے راسٹوف کے جنوبی علاقہ میں۔ کل ان تمام محاذوں پر دن بھر لڑائی ہوتی رہی۔ کلیڈسکائیا سے ایک زبردست جرمن فوج جنوب مشرق سے سٹالن گراڈ کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر روسیوں نے اس علاقہ کی پہاڑیوں پر مضبوط مورچے قائم کر رکھے ہیں۔ دشمن اپنی منزل سے ابھی ستر میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور ابھی اسے دریائے ڈان کو پار کرنا ہے۔ جنوبی علاقہ میں اس نے پار کرنیکی کوشش کی بھی۔ مگر سخت نقصان اٹھایا۔ یہاں روسی فوجوں کی تعداد بھی بہت کافی ہے۔ چمنسکائیا کے علاقہ میں جرمنوں نے جو دریائی مورچہ بنایا تھا۔ روسی اس پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ روسٹوف سے پچاس میل جنوب کی طرف سالسک کے محاذ پر لڑائی کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ ماسکو ریڈیو نے مان لیا ہے کہ یہاں جرمن روسی صفوں میں زبردست دراڑ پیدا کر چکے ہیں۔ گزشتہ سات روز میں دشمن کے روس میں ۷۸۶ طیارے تباہ ہوئے۔ اور روسیوں کے ۲۰۱ کام آئے۔ ورونش کے محاذ پر مقامی جھڑپیں ہوتی رہیں۔ ڈان کے مغربی کنارے پر ایک ہنگرین ڈویژن نے تین بار حملہ کیا مگر منہ کی کھائی۔

قاہرہ ۳ راگست۔ کل دن بھر مصر میں گشتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اتحادی طیارے دشمن کے کیمپوں لاریوں اور جہازوں پر بمباری کرتے رہے۔ سیدی برانی اور مرسامطروح کے درمیان دشمن کی تین موٹر کشتیاں ڈبو دی گئیں۔ درنا کے شمال میں ایک جہاز غرق کر دیا گیا۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی ایشیا میں اتحادیوں کی ہوائی فوج میں ستر فیصدی ہواباز برطانی ہیں۔ اور اتنے ہی ہوائی جہاز بھی برطانی ساخت کے ہیں۔

قاہرہ ۳ راگست۔ پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خان مصر پہنچ چکے ہیں۔ آپ کچھ عرصہ یہاں ٹھہرینگے۔ اور جتنے بھی ہندوستانی سپاہیوں کو دیکھ سکینگے۔ دیکھینگے۔

چنگکنگ ۳ راگست۔ چین کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل رات چینیوں نے ونچاؤ کی بندرگاہ سے تیس میل جنوب کی طرف چکیانگ کے صوبہ میں جاپانی پیشقدمی کو روک دیا۔

لنڈن ۳ راگست۔ ہندوستان کے ہائی کمشنر سر عزیز الحق نے ایک تقریر میں کہا کہ ہندوستان کی جنگی سرگرمیاں اس سے بہت بڑھ کر ہیں۔ جتنا کہ ان کا

اندازہ کیا جاتا ہے۔ ہر علاقہ کے لوگ اتحادیوں کی مدد کے خواہاں ہیں۔ امن کے زمانہ میں وہاں کی فوج صرف ڈیڑھ لاکھ تھی۔ مگر اب دس لاکھ ہے۔ اور یہ اضافہ بغیر کسی جبری بھرتی کے ہوا ہے۔ اور اس میں سے قریباً نصف تعداد ایسے علاقوں سے بھرتی ہوئی ہے جہاں سے عام حالات میں بھرتی نہیں ملا کرتی۔ فضائی بیڑے کے لئے ۳۵۰ نوجوانوں کی ضرورت تھی مگر اٹھارہ سو نے اپنے نام پیش کئے۔ اس وقت چالیس ہزار ہندوستانی جہازوں پر کام کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲ راگست۔ آج رودبار میں جرمن اور برطانی جہازوں میں تصادم ہوگیا۔ دو جرمن یوبوٹس غرق ہو گئیں اور ایک کو نقصان پہنچا۔ تمام برطانی جہاز واپس آ گئے۔ صرف دو برطانی ملاح زخمی ہوئے۔

ماسکو ۲ راگست۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ روس میں نازک ترین جنگ شروع ہوگئی ہے۔ جرمن روسٹوف کے جنوب مشرق میں ایک سو میل آگے بڑھ چکے ہیں۔ انہوں نے کوشکایا پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے جو باکو ریلوے پر مائیکاپ سے ۱۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کلیڈسکایا اور چمنسکایا کے محاذوں پر جرمن فوجوں کو روسی بڑی بہادری سے روک رہے ہیں۔ اور یہاں چار ہزار جرمن ہلاک ہو چکے ہیں۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ روسٹوف کے جنوبی محاذ پر روسی بھاگ رہے ہیں۔ اور وہ ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲ راگست۔ یکم اگست کو ختم ہونیوالے ہفتہ میں برطانیہ پر جرمنی کے ۳۰ ہوائی جہاز تباہ ہوئے جن میں سے ۲۵ رات کیوقت گرائے گئے۔ رائل ایئر فورس کا ایک بھی ہوائی جہاز تباہ نہیں ہوا۔ یورپ پر چالیس اور وسط مشرق میں ۹۳ محوری ہوائی جہاز برباد ہوئے جنمیں صرف مالٹا پر ۲۳ ہوائی جہاز گرائے گئے۔ ماہ جولائی میں ۲۴۴ محوری ہوائی جہاز برباد ہوئے۔

سورت ۲ راگست۔ سردار پٹیل نے یہاں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں الزام دیا جاتا ہے۔ کہ ہم نے گورنمنٹ کو پریشان نہ کرنے کی پالیسی ترک کردی ہے۔ حالانکہ کانگرس آزادی کے لئے تین سال تک انتظار کرتی رہی ہے اور اب جبکہ جنگ اس کے دروازوں پر پہنچ چکی ہے۔ وہ زیادہ دیر تک انتظار نہیں کرسکتی۔ کیونکہ کسی بھی ملک کی حفاظت غلام باشندوں کے ذریعہ نہیں ہوسکتی۔ اب اگر اس کی پالیسی کی وجہ سے ہندوستان میں طوائف الملوکی پھیلی۔ تو اس کی ذمہ داری برطانیہ پر ہوگی۔

کلکتہ ۲ راگست۔ بنگال اور آسام کے کالجوں کے پرنسپلوں کی ایک کانفرنس ڈاکٹر بدھان چندر رائے وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی کی صدارت میں ہوئی میٹنگ میں رائے ظاہر کی گئی۔ کہ اگر ممکن ہوسکے تو اول درجہ کے کالج خطرہ کے علاقہ سے باہر اپنے اپنے برانچ کالج کھول لیں اور گورنمنٹ اس سلسلہ میں مالی امداد دے۔ نیز طلباء کو اے، آر، پی کی ٹریننگ دینے کیلئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔

ماسکو ۲ راگست۔ تمام روسی دیہات میں بلیک آؤٹ اور گیس کے حملوں سے بچاؤ کے پیش بندیاں شروع ہوگئی ہیں۔ کسانوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ دشمن ہوائی حملے کریگا۔ اور پیراشوٹوں سے فوجیں اتارنے کی کوشش کریگا یہ بھی کہا گیا ہے کہ عین ممکن ہے دشمن روس کے کھیتوں اور اناج گھروں کو آگ لگانے کی کوشش کرے۔ مویشیوں کو زہر دینے کی کوشش کرے۔ کنوؤں کے پانی میں زہر ملادے۔ اور فصل کاٹنے والی مشینوں کو تباہ کردے۔ شہروں سے عورتیں اور بچے دیہات میں بھیجے گئے ہیں۔ جو فصل اکٹھی کرنے میں مدد دے رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲ راگست۔ امریکن محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ دو ہفتے ہوئے بحر اطلانتک میں جن تجارتی جہازوں کو دشمن کی آبدوزوں نے نقصان پہنچایا تھا۔ وہ ایک بندرگاہ میں پہنچ گئے ہیں۔ ان میں سے ایک تو امریکہ کا جہاز ہے اور دوسرا پانامہ کا۔ تیسرا ڈوب گیا ہے یہ حملے امریکہ کے مشرقی ساحل سے پچاس میل دور مختلف علاقوں میں ہوئے تھے۔ بچنے والے ملاح بھی مشرقی ساحل کی بندرگاہوں میں پہنچ گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲ راگست۔ امریکہ کے محکمہ سراغ رسانی نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ میں جاپانی ایجنٹوں کا ایک گروہ موجود ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اگر امریکہ جاپان پر حملہ کرے۔ تو یہ لوگ جاپان کی مدد کریں۔ اسی سلسلہ میں اس گروپ کے بیان کردہ آرگنائزر کو گرفتار کرلیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ اس گروپ کے ایک لاکھ ممبر ہیں۔

مدراس ۳ راگست۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مسٹر اینے آج یہاں پہنچے۔ اور لڑائی کے ملکوں سے آنے والے ہندوستانیوں کے کیمپوں کا معائنہ کیا۔ ان کے رہنے سہنے اور کھانے پینے کے انتظامات دیکھے۔ اور ان کے بارہ میں سرکاری و غیر سرکاری لوگوں سے بات چیت کی۔

لنڈن ۳ راگست۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے نیوگنی میں جاپانی ٹھکانوں پر سخت حملے کئے۔ بونا میں جاپانی چوکیوں پر بہت سے بم برسائے گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں جاپانیوں نے کافی فوج اکٹھی کر رکھی ہے۔ جو جاپانی ہوائی جہاز مقابل پر آئے۔ انمیں سے چھ گرائے گئے۔ ہمارے تین ہوائی جہاز کام آئے۔ کوکوڈا پر بھی کامیاب حملہ کیا گیا۔ اور فوجی سامان کے ڈھیروں پر بم برسائے گئے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ بری فوجوں نے جنگل میں حملے کرکے دشمن کے سپاہیوں کو تتر بتر کردیا۔ نیوگنی کے مغربی کنارے پر ایک جاپانی کروزر پر بھی بمباری کی گئی۔

ماسکو ۳ راگست۔ آج کی روسی اطلاع ہے کہ سب سے زیادہ گھمسان کی لڑائی سالسک کے محاذ پر ہو رہی ہے

حبوب کیساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا۔ لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا یا جگر کی خرابی ہے تو "شفاکن" استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں۔ بلکہ اعصابی کمزوری ہے یا خون کی کمی ہے تو "حبوب کیساب" استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

چھ روپیہ کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں

(وی پی کسی حالت میں نہ ہوگی)

مرزائی۔ قول سدید۔ بخاری۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے قرآنی نوٹ

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں مکمل تبلیغ اور بڑے معلومات بھرے ہوئے ہیں جو مسٹر ڈاکٹر شفیع احمد ہر ایک احمدی کو تبلیغ کی غرض سے مفت کے برابر دے رہی ہیں، یہ ایک روپیہ دفتری خرچ۔ اجرت اشتہار کی وجہ سے ہے۔ ہر ایک شخص مفت کا نام سن کر بغیر ضرورت طلب نہ کرے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح مرحوم کی زندگی میں یہ سلسلہ تبلیغ جاری تھا۔ اسی طرح بعد میں بھی جاری رہے اور اللہ کے فضل و برکات ہمیشہ مرحوم پر ہم پر نازل ہوں دارین کی بہتریوں کے ساتھ ڈاکٹر شفیع احمد تبلیغ کا سچا عاشق مخلص انسان تھا۔ نیز کتاب دور بین جن کو منگوانی ہو وہ الگ ایک روپیہ روانہ کریں۔ کتابیں تھوڑی رہ گئی ہیں۔ پیچھے بہت انتظار کرنا پڑیگا۔ ملنے کا پتہ یہ ہے:۔

چاندنی چوک کٹرہ اللہ دیا۔ مکان حسنات احمد دہلی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی